بسم اللہ الرحمن الرحیم

اولاد کو وراثت سے محروم کرنے کی وصیت کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

مرنے والے نے وصیت کی کہ : "میرے مرنے کے بعد میرے ایک بیٹے اور تین بیٹیوں کو وراثت سے حصہ مت دینا اور باقی چھ بیٹوں کو حصہ دینا۔" تو اس کی وصیت پوری کی جائے گی کہ نہیں؟

جواب

شریعت مطہرہ کی طرف سے وارث کے لئے وراثت سے جو حصہ مقرر ہے، وہ جبری حصہ ہے، مرنے والے کی طرف سے وراثت سے محروم کرنے کی وصیت کرنے سے بھی کسی وارث کا حصہ ساقط نہیں ہوتا، لہذا پوچھی گئی صورت میں مرنے والے کی مذکورہ وصیت کا کوئی اعتبار نہیں، تمام ورثا کو ان کا مقررہ حصہ ملے گا۔

العقود الدریہ میں ہے "الإرث جبري لا يسقط بالإسقاط" یعنی وراثت جبری حق ہے جو ساقط کرنے سے ساقط نہیں ہوتا۔ (العقود الدریۃ، جلد2، صفحہ43، مطبوعہ : کراچی)

امام اہلسنت علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں : "رہا باپ کا اسے اپنی میراث سے محروم کرنا، وہ اگر یوں ہو کہ زبان سے لاکھ بار کہے کہ میں نے اسے محروم الارث کیا یا میرے مال میں اس کا کچھ حق نہیں یا میرے ترکہ سے اسے حصہ نہیں دیا جائے گا یا خیالِ جہال کا وہ لفظ بے اصل کہ میں نے اسے عاق کیا یا انہیں مضامین کی لاکھ تحریریں لکھے، رجسٹریاں کرائے یا اپنا کل مال اپنے فلاں وارث یا کسی غیر کو ملنے کی وصیت کرجائے، ایسی ہزار تدبیریں ہوں، کچھ کارگر نہیں، نہ ہرگز وہ ان وجوہ سے محجوب الارث (وراثت سے محروم) ہوسکے کہ میراث حق مقرر فرمودہ رب العزۃ جل وعلا (اللہ رب العزۃ جل جلالہ کی طرف سے مقرر کردہ حق) ہے، جو خود لینے والے کے اسقاط (ساقط کرنے) سے ساقط نہیں ہوسکتا، بلکہ جبراً (زبردستی) دلایا جائے گا، اگرچہ وہ لاکھ بار کہتا رہے مجھے اپنی وراثت منظور نہیں، میں حصہ کا مالک نہیں بنتا، میں نے اپنا حق ساقط کیا، پھر دوسرا کیونکر ساقط کرسکتا ہے۔" (فتاوی رضویہ، ج18، ص168، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مولانا محمد نوید چشتی عطاری مدنی

فتوی نمبر : WAT-5098

تاریخ اجراء : 24ذوالحجۃ الحرام 1447ھ/10جون 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net